صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 13 جون 2022ء بمطابق 13 ذیقعد 1443 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

ذٰلِكَ لِیَعۡلَمَ اَنِّیۡ لَمۡ اَخُنۡہُ بِالۡغَیۡبِ وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ کَیۡدَ الۡخَآئِنِیۡنَ O وَمَاۤ اُبَرِّیٴُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّكَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ O قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ

۔

(ترجمہ): (یوسفؑ نے کہا) "اِس سے میری غرض یہ تھی کہ (عزیز) یہ جان لے کہ میں نے درپردہ اس کی خیانت نہیں کی تھی، اور یہ کہ جو خیانت کرتے ہیں ان کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ پر نہیں لگاتا۔ میں کچھ اپنے نفس کی براءَت نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے"۔ بادشاہ نے کہا "اُنہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کو اپنے لیے مخصوص کر لوں" جب یوسفؑ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا "اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسا ہے"۔ یوسفؑ نے کہا، "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں"۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Deputy Speaker: Item No. 2, Leave applications:

یہ چھٹی کی درخواست آئی ہے، جناب سراج الدین صاحب ایم پی اے، 13 جون۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motions was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Deputy Speaker: Item No. 3, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988, I hereby nominate the following Members, in order to priority, to form a Panel of Chairmen for the current session.

1. Mr. Muhammad Idrees Khan;
2. Mr. Babar Saleem Swati;
3. Dr. Asia Asad;
4. Ms. Samar Haroon Bilour.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Deputy Speaker: Item No. 4, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rule, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, Deputy Speaker.

1. Mr. Muhammad Idress;
2. Mr. Akbar Ayub Khan;
3. Mr. Muhammad Zubair Khan;
4. Ms. Ayesha Bano;
5. Sahibzada Sanaullah;
6. Mr. Shafiq Sher Afridi.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2022-23 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6: Honourable Minister for Finance, to please present before the House the Annual Budget for the Year 2022-23. Honourable Minister Sahib.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

جناب سپیکر، خیبر پختونخوا ایک خود دار صوبہ ہے، اس میں بسے ہوئے چار کروڑ عوام نے نہ کبھی کسی کی غلامی کی اور نہ کر سکتے ہیں (تالیاں) اس لئے یہ صوبہ اور اس کے عوام ایک ہی لیڈر کو مانتے ہیں اور وہ ہے عمران خان۔ (تالیاں) جناب سپیکر، پاکستان میں کچھ لوگ فخر سے کہتے ہیں کہ "ویلکم ٹو پرانا پاکستان" تو میں بھی فخر سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ خیبر پختونخوا اب بھی نیا پاکستان ہے (تالیاں) اور اس نئے پاکستان کے نمائندہ ہوتے ہوئے جناب سپیکر، میں چند منٹ لینا چاہوں گا، نئے اور پرانے پاکستان میں فرق دکھانے کے لیے۔

جناب سپیکر! چار سال سے کم عمران خان صاحب کی حکومت رہی، نئے پاکستان میں پچھلے دو سالوں میں جی ڈی پی کی شرح یعنی معیشت میں نمو پانچ اعشاریہ سات (5.7%) فیصد اور پانچ اعشاریہ نو سات (5.97%) فیصد گروتھ دکھا کر وہ پرفارمنس دکھائی جو پچھلے پندرہ سالوں کی تیز ترین مسلسل گروتھ ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، یہ جی ڈی پی گروتھ ایک سیکٹر میں نہیں رہی، معیشت کے تمام بڑے شعبوں میں وسیع بنیادوں پر حاصل کی گئی۔ ایگریکلچر میں چار اعشاریہ چار (4.4%) فیصد، صنعت میں سات اعشاریہ دو (7.2%) فیصد، سروسز میں چھ اعشاریہ دو فیصد (6.2%) اور جناب سپیکر، نئے پاکستان نے پرانے دس سال میں جو ایکسپورٹس برآمدات پچیس ارب سے بڑھے ہی نہیں تھے، وہ ایک سال میں بتیس ارب ڈالر کا حدف عبور کر کے دکھائے۔ ماہانا ترسیلات زر یعنی Remittances جو باہر سے آتی ہیں، 2018 کی نسبت چار سال کے اندر دگنی کیں۔ جو ہمیں وراثت میں ماہانہ دو ارب ڈالر کا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ ملا تھا، وہ دو سال کے اندر ختم کیا اور پھر Covid کے شدید عالمی افراط زر کے دباؤ کے باوجود جب Current Account Deficit چھوڑا تو وہ صرف چونسٹھ کروڑ روپے کا چھوڑا جبکہ ہمیں ملا تھا دو ارب روپے ماہانہ کا۔ جناب سپیکر! لوگ قرضوں کی بات کرتے ہیں کہ قرضے زیادہ ہو گئے ہیں، قرضے Measure کرنے کا بہترین طریقہ ہوتا ہے Public Debt to GDP کہ آپ کی معیشت کے ٹوٹل حصے میں Debt کتنا ہے، جناب، قرضے کتنے ہیں؟ جناب سپیکر، پوری دنیا میں یہ ڈیٹا دیکھ لیں Page 11 پہ Advanced Economies میں Public Debt to GDP بہتر فیصد (72%) سے ایک سو پانچ

فیصد (105%) بڑھا، Emerging Economies میں پینتیس فیصد (35%) سے چون فیصد (54%) بڑھا، Low Income Economies میں یعنی غریب ملکوں میں چودہ فیصد (14%) سے چوالیس فیصد (44%) بڑھا، پاکستان ان چند ملکوں میں تھا جہاں Public Debt to GDP کم ہوا، ستتر فیصد (77%) سے ستر فیصد (70%) تک کم ہوا۔ جناب سپیکر، Tax collection چھ اعشاریہ ایک (6.1) ارب روپے کی تاریخی وصولی اس سال کر کے دکھائی اور مشکل ترین حالات کے باوجود ان تین سالوں میں اگر آپ پچھلی تینوں حکومتوں کی پرفارمنس دیکھ لیں تو سب سے زیادہ ملازمتوں کے مواقع بھی پیدا کیے، 2008 سے 2013 تک سالانہ چودہ لاکھ ملازمتیں، 2013 سے 2018 تک گیارہ لاکھ اور 2018 سے 2021 تک اٹھارہ لاکھ فی سال ملازمتیں پیدا ہوئیں اور جناب سپیکر، بے روزگاری کی شرح جو پوری دنیا میں زیادہ ہوئی Covid کے حالات میں بے روزگاری کی شرح بھی پورے برصغیر میں سب سے کم رہی اور یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ ورلڈ بینک کا ڈیٹا ہے، انڈیا میں چھ فیصد (6%)، پاکستان میں چار اعشاریہ چار فیصد (4.4%) جناب سپیکر، عمران خان نے فلاحی ریاست کی طرف وہ تاریخی قدم بھی لئے جو اس ملک کی تاریخ میں نہیں لیے گئے، احساس پناہ گاہ، کسان کارڈ اور صحت کارڈ وہ تاریخی پروگرام جس نے سترہ کروڑ پاکستانیوں کو یونیورسل ہیلتھ انشورنس دی ہے۔ جناب سپیکر، ایک منٹ سوچیں، یہ سب کچھ ہوا کب؟ یہ جو Global recession آئی ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد، یہ دنیا کی بدترین معاشی Recession تھی اور اس بدترین معاشی Recession میں یہ ترقی کر کے دکھائی جناب سپیکر، یہ تو تھا عمران خان کا پاکستان۔ آج کیا حالات ہیں، دو مہینوں کے اندر ڈالر ایک سو اٹھہتر (178) سے دو سو دو (202) روپے پہ، پٹرول ایک سو پچاس (150) سے دو سو دس (210) روپے پہ، ڈیزل ایک سو انچاس (149) سے دو سو چار (204) روپے پہ، بجلی سترہ سے پچیس اور گیس پانچ سو نواسی (589) سے آٹھ سو چون (854)، یہ جو مہنگائی کا بم ہے، یہ پچھلے دو مہینوں میں ہی آیا، اگر حکومت نہیں چلا سکتے تھے تو پھر حکومت لی کیوں؟ جناب سپیکر، یہی ہے اصل میں وہ "ویلکم ٹو پرانا پاکستان" جس کی یہ بات کر رہے تھے۔ آگے بڑھتے ہیں، 2021-22 کے خیبر پختونخوا کی فنانشل پرفارمنس کا جائزہ لیتے ہیں۔ صوبائی محصولات پچھلے تین سال میں ڈھائی گنا بڑھے ہیں، اکتیس ارب روپے سے پچھتر ارب روپے تک پچھلے تین سالوں میں، خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی

ملک کی بہترین ریونیو اتھارٹی بنی ہے، تین سال میں تین گنا آمدن زیادہ کی ہے۔ (تالیاں)
2021-22 میں ان مشکل حالات کے باوجود دو سو ساٹھ (260) ارب روپے کے ریکارڈ ترقیاتی اخراجات ہوئے ہیں، خیبر پختونخوا میں جو ترقیاتی بجٹ ہے، سندھ اور پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں سب سے زیادہ بجٹ کی شرح خیبر پختونخوا میں ہے، سندھ اور پنجاب میں اکیس فیصد (21%) اور بائیس فیصد (22%) بجٹ ترقیاتی بجٹ دیا جاتا ہے جبکہ خیبر پختونخوا میں 33% دیا جاتا ہے، مالی اصلاحات کے لئے مختلف نئے قوانین لائے جس سے یہ سارا نظام بہتر ہونے کا موقع ملا اور جناب سپیکر، چونکہ یہ صوبہ اچھا چلا، وہ صوبہ جو دہشت گردی کا شکار تھا، پی ٹی آئی کی حکومت میں سرمایہ کاری کا مرکز بن گیا، آج یہاں پہ انٹرنیشنل انویسٹمنٹ، ہلٹن ہوٹل، کوک، سٹیل، بڑی آئی ٹی کمپنیز جیسے Afiniti خود سے خیبر پختونخوا میں انویسٹ کر رہی ہیں، تو یہ وہ ترقی کا سفر ہے جو پی ٹی آئی نے پچھلے آٹھ نو سال میں یہاں پہ خیبر پختونخوا میں کروایا۔ جناب سپیکر، ابھی آتے ہیں 2022-23 کے بجٹ کے اہم نکات کی طرف اور فگرز کی طرف، جناب سپیکر! 2022-23 کا بجٹ، تمام بجٹ اخراجات تیرہ سو بتیس (1332) ارب روپے جس میں سیٹلڈ اضلاع کے لیے گیارہ سو آٹھ اعشاریہ نو (1108.9) ارب روپے اور ضم شدہ اضلاع کے لئے دو سو تئیس اعشاریہ ایک (223.1) ارب روپے۔ جناب سپیکر! Important بات یہ ہے کہ افسوس سے اس میں جو فیڈرل گورنمنٹ نے فنڈنگ کی ہے، وہ صرف ایک سو چوبیس اعشاریہ تین (124.3) ارب روپے کی ہے مرجڈ اضلاع کے لئے، کرنٹ بجٹ کل نو سو تیرہ اعشاریہ آٹھ (913.8) ارب روپے جس میں سیٹلڈ اضلاع کے لئے سات سو نواسی اعشاریہ آٹھ (789.8) ارب روپے اور ضم شدہ اضلاع کے لئے ایک سو چوبیس (124) ارب روپے جس میں فیڈرل گورنمنٹ نے فنڈنگ کی ہے صرف ساٹھ ارب روپے کی، اور جناب سپیکر، ترقیاتی بجٹ کل چار سو اٹھارہ اعشاریہ دو (418.2) ارب روپے جس میں سیٹلڈ اضلاع کے لئے تین سو انیس اعشاریہ دو (319.2) ارب روپے اور ضم شدہ اضلاع کے لئے ننانوے (99) ارب روپے جس میں فیڈرل فنڈنگ صرف پچاس ارب روپے اور باقی صوبہ اور Foreign Project Assistance سے جو ہے وہ مل رہی ہے۔ جناب سپیکر، ابھی آتے ہیں۔ آمدن اور محصولات کی طرف اور ان کی تفصیل:
وفاق کے ٹیکس محصولات پانچ سو ستر اعشاریہ نو (570.9) ارب روپے، قابل تقسیم محاصل کا ایک فیصد

برائے دہشت گردی، War on Terror One percent اڑسٹھ اعشاریہ چھ (68.6) ارب روپے، تیل اور گیس کی رائلٹی اور سرچارج اکتیس ارب روپے، نٹ ہائیڈل پرافٹ اور اس کے بقایاجات اکسٹھ اعشاریہ نو (61.9) ارب روپے، صوبائی ٹیکس اور نان ٹیکس آمدن پچاسی ارب روپے، بیرونی ترقیاتی امداد یعنی Foreign Projects Assistance برائے سیٹلڈ اضلاع اٹھاسی اعشاریہ نو (88.9) ارب روپے، بیرونی ترقیاتی امداد برائے ضم شدہ اضلاع چار اعشاریہ تین (4.3) ارب روپے، گرانٹ برائے ضم شدہ اضلاع دو سو آٹھ اعشاریہ سات (208.7) ارب روپے جس میں فیڈرل فنڈنگ صرف ایک سو دس (110) ارب روپے ہوئی ہے، اس کے باوجود کہ ہم وہاں پہ گئے اور ان کو ساری Situation Explain کی۔ دیگر محصولات دو سو بارہ اعشاریہ سات (212.7) ارب روپے، کل محصولات تیرہ سو بتیس (1332) ارب روپے۔

جناب سپیکر، اخراجات کی تفصیل: تنخواہ سیٹلڈ اضلاع میں تین سو بہتر اعشاریہ ایک (372.1) ارب، ضم شدہ اضلاع میں پچھتر اعشاریہ آٹھ (75.8) ارب روپے، کل رقم چار سو سینتالیس اعشاریہ نو (447.9) ارب روپے، پنشن سیٹلڈ اضلاع میں ایک سو چھ (106) ارب روپے، ضم شدہ اضلاع میں ایک ارب روپے، کل ایک سو سات (107) ارب روپے۔ تنخواہ کے علاوہ جس کو Operation & Maintenance کہتے ہیں، اخراجات، ہنگامی اخراجات اور ضلعی اخراجات، سیٹلڈ اضلاع میں دو سو اعشاریہ دو (200.2) ارب اور ضم شدہ اضلاع میں سینتالیس اعشاریہ دو (47.2) ارب، کل دو سو سینتالیس اعشاریہ چار (247.4) ارب روپے، دیگر کرنٹ اخراجات ایک سو گیارہ اعشاریہ چار (111.4) ارب روپے، ساری تفصیل وائٹ پیپرز میں جناب سپیکر، ٹوٹل ترقیاتی بجٹ تین سو انیس اعشاریہ دو (319.2) ارب روپے، سیٹلڈ اضلاع کے لئے ننانوے (99) ارب روپے، ضم شدہ اضلاع کے لئے کل چار سو اٹھارہ اعشاریہ دو (418.2) ارب روپے جس میں Funded تین سو تراسی اعشاریہ پانچ (383.5) ارب روپے کیونکہ باقی گیپ وفاقی حکومت نے نہیں دیا، اس کی تفصیل بھی یہاں پہ ہے۔

صوبائی ترقیاتی پروگرام جو سیٹلڈ اضلاع اور مرجڈ اضلاع کا ہے، وہ دو سو پچھتر اعشاریہ پانچ (275.5) ارب روپے جس میں Funded دو سو اکتالیس (241) ارب روپے، سالانہ ترقیاتی پروگرام

لوکل گورنمنٹ کے لئے، سیٹلڈ اضلاع میں سینتیس(37)ارب روپے، ضم شدہ اضلاع میں چار ارب روپے، کل اکتالیس ارب روپے، Foreign Projects Assistance سیٹلڈ اضلاع میں اٹھاسی اعشاریہ نو (88.9) ارب، ضم شدہ اضلاع میں چار اعشاریہ تین (4.3) ارب، کل ترانوے اعشاریہ دو (93.2)ارب اور پی ایس ڈی پی کی فنڈنگ، یہ ان پراجیکٹس کی فنڈنگ ہے جو صوبہ Execute کرتا ہے، تو وفاق سے صوبے کو پیسے آتے ہیں، وہ پچھلے سال سے آدھا کرکے آٹھ اعشاریہ تین(8.3)ارب روپے کر دی ہے وفاقی حکومت نے۔ جناب سپیکر، اب ڈیپارٹمنٹ وائز بجٹ پہ جاتے ہیں جو Page 29 سے شروع ہوتا ہے۔

زراعت یعنی ایگریکلچر: کرنٹ بجٹ چودہ اعشاریہ آٹھ(14.8)ارب، ترقیاتی بجٹ دس اعشاریہ چھ (10.6)، بیرونی امداد تین اعشاریہ نو آٹھ(3.98)، کل انتیس اعشاریہ چار پانچ آٹھ(29.458)ارب روپے۔ اوقاف جاری بجٹ تین ارب روپے، ترقیاتی بجٹ ایک اعشاریہ ایک (1.1)ارب روپے، کل چار اعشاریہ ایک نو(4.19)ارب روپے۔

مواصلات و تعمیرات یعنی Communication & Works: جاری اخراجات دس اعشاریہ نو آٹھ (10.98) ارب روپے، ترقیاتی اخراجات سینتالیس اعشاریہ آٹھ (47.8) ارب روپے، بیرونی مالی امداد بارہ اعشاریہ آٹھ(12.8)ارب روپے، کل اکہتر اعشاریہ چھ(71.6)ارب روپے۔

انرجی اینڈ پاور: جاری اخراجات پانچ سو ستاون(557) کروڑ، پانچ سو ستائیس (527) ملین، باون اعشاریہ سات(52.7) کروڑ Sorry، ترقیاتی اخراجات سات اعشاریہ سات(7.7) ارب، بیرونی امداد بیس اعشاریہ نو(20.9)ارب، کل انتیس اعشاریہ دو(29.2)ارب روپے۔

ماحولیات یعنی Environment: جاری اخراجات چار اعشاریہ ایک(4.1) ارب، ترقیاتی اخراجات چار اعشاریہ سات (4.7) کروڑ، کل چار اعشاریہ ایک نو (4.19)، یعنی چار اعشاریہ دو (4.2) ارب روپے Excise & Taxation: جاری اخراجات ایک اعشاریہ چار (1.4) ارب، ترقیاتی اخراجات بیس اعشاریہ چار(20.4) کروڑ، کل ایک اعشاریہ چھ(1.6)ارب۔

فنانس: جاری اخراجات چودہ اعشاریہ دو (14.2) ارب، ترقیاتی اخراجات پانچ اعشاریہ پانچ (5.5) کروڑ، بیرونی مالیاتی امداد اٹھارہ اعشاریہ ایک (18.1) ارب، کل بتیس اعشاریہ چار (32.4) ارب روپے۔

فارسٹری، یعنی جنگلات: جاری اخراجات دو اعشاریہ چار سات (2.47) ارب، ترقیاتی اخراجات تین اعشاریہ چھ (3.6) ارب، بیرونی مالی امداد تیس کروڑ، کل چھ اعشاریہ چار (6.4) ارب روپے۔

جنرل ایڈمنسٹریشن: چار اعشاریہ چار (4.4) ارب روپے ہو گئے۔

جناب سپیکر! صحت کا بجٹ۔

صحت: جاری اخراجات ایک سو اٹھہتر اعشاریہ دو (178.2) ارب روپے، ترقیاتی اخراجات تئیس اعشاریہ تین (23.3)، Foreign Projects Assistance چار اعشاریہ دو (4.2) کل دو سو پانچ اعشاریہ سات (205.7) ارب روپے کا صحت کا ریکارڈ بجٹ۔

اعلیٰ تعلیم: جاری اخراجات پچیس اعشاریہ نو (25.9) ارب، ترقیاتی اخراجات آٹھ اعشاریہ تین (8.3) ارب، کل چونتیس اعشاریہ ایک نو (34.19) ارب روپے۔

ہوم ڈیپارٹمنٹ: جاری اخراجات 98.4 بلین، ترقیاتی اخراجات تین ارب روپے، کل ایک سو ایک اعشاریہ پانچ (101.5) ارب روپے۔

ہاؤسنگ: جاری اخراجات پندرہ اعشاریہ پانچ (15.5) کروڑ، ترقیاتی اخراجات چھیاسٹھ اعشاریہ آٹھ (66.8) کروڑ، کل بیاسی اعشاریہ تین (82.3) کروڑ روپے۔

انڈسٹریز، یعنی صنعت: جاری اخراجات ننانوے اعشاریہ پانچ (99.5) کروڑ، ترقیاتی اخراجات تین اعشاریہ نو (3.9) ارب، کل چار اعشاریہ (4.9) ارب روپے۔

انفارمیشن: جاری اخراجات ایک اعشاریہ چار (1.4) ارب، ترقیاتی اخراجات اڑتیس کروڑ، کل ایک اعشاریہ آٹھ (1.8) ارب روپے۔

آبپاشی: جاری اخراجات چھ اعشاریہ تین(6.3) ارب، ترقیاتی اخراجات سترہ اعشاریہ اٹھاسی (17.88) ارب روپے، بیرونی امداد: ایک اعشاریہ پانچ (1.5) ارب، کل رقم پچیس اعشاریہ سات(25.7)ارب روپے۔

لیبر: پینسٹھ اعشاریہ دو(65.2) کروڑ، جاری اخراجات پینتیس اعشاریہ سات(35.7) کروڑ، ترقیاتی چاراعشاریہ چار(4.4) کروڑ، بیرونی امدادایک ارب روپے کاٹوٹل بجٹ۔

Law & Justice: گیارہ ارب کے جاری اخراجات، تین اعشاریہ دو سات(3.27) ارب کے ترقیاتی اخراجات، کل چودہ اعشاریہ تین(14.3)ارب روپے۔

لوکل گورنمنٹ: جاری اخراجات پندرہ اعشاریہ سات (15.7) ارب، ترقیاتی اخراجات تین اعشاریہ پانچ(3.5)ارب، بیرونی امداد تین(3) ارب، کل بائیس اعشاریہ دو(22.2)ارب

مائنزاینڈ منرلز: جاری اخراجات ایک ارب، ترقیاتی اخراجات تینتیس اعشاریہ سات(33.7) کروڑ، کل ایک اعشاریہ چار(1.4)ارب۔

پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ: جاری اخراجات اکیانوے(91) کروڑ، ترقیاتی اخراجات اکیاون(51) ارب، بیرونی امداد بارہ اعشاریہ چار(12.4)ارب، کل چونسٹھ اعشاریہ تین سات(64.37)ارب۔

پاپولیشن ویلفیئر، یعنی بہبود آبادی: دو اعشاریہ آٹھ(2.8) ارب کے جاری اخراجات، ستتر اعشاریہ پانچ (77.5) کروڑ کے ترقیاتی اخراجات، کل تین اعشاریہ چھ(3.6) ارب۔

پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ، پی ایچ ای: دس اعشاریہ سات(10.7)ارب کے جاری اخراجات، گیارہ اعشاریہ چھ(11.6)ارب کے ترقیاتی اخراجات، ستر(70) کروڑ کی بیرونی امداد، کل تئیس ارب روپے۔

ریلیف ڈیپارٹمنٹ: پچیس اعشاریہ نو(25.9) ارب کے جاری اخراجات، چار(4)ارب کے ترقیاتی اخراجات اور ستر(70) کروڑ کی بیرونی امداد، تئیس(23)ارب روپے کا کل بجٹ۔

ریونیواینڈاسٹیٹس: انیتس(29)ارب کے جاری اخراجات،ایک اعشاریہ تین آٹھ(1.38)ارب کے ترقیاتی اخراجات، تیس اعشاریہ چار(30.4)ارب روپے کا کل بجٹ۔

سوشل ویلفیئر: پانچ اعشاریہ ایک آٹھ (5.18) ارب کے جاری اخراجات، ایک اعشاریہ چار(1.4)ارب کے ترقیاتی اخراجات، کل چھ اعشاریہ چھ(6.6)ارب روپے۔

سپورٹس کلچر اینڈ ٹورازم: دو اعشاریہ چھ (2.6) ارب کے جاری اخراجات، چودہ اعشاریہ چھ(14.6) ارب کی اے ڈی پی اور بیرونی امداد چار اعشاریہ سات(4.7) ارب، کل بائیس(22) ارب روپے۔

ٹیکنکل ایجوکیشن: دو اعشاریہ آٹھ (2.8) ارب کے جاری اخراجات، جو سارا TEVTA کو جاتا ہے، کل بجٹ دو اعشاریہ آٹھ(2.8)ارب کیونکہ یہ One line میں جاتا ہے۔

ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ: جاری اخراجات پانچ (5)ارب روپے، ترقیاتی اخراجات تئیس (23) کروڑ روپے، بیرونی امداد چھ اعشاریہ آٹھ(6.8) ارب، کل بجٹ بارہ اعشاریہ ایک (12.1) ارب روپے اور آخر میں۔

زکواۃ اور عشر: انتالیس اعشاریہ دو(39.2)ارب، انتالیس اعشاریہ دو(39.2) کروڑ کے جاری اخراجات، کل بجٹ انتالیس اعشاریہ دو(39.2) کروڑ۔

جناب سپیکر، پچھلے سال میں وہ ڈیپارٹمنٹس جن کا بجٹ سب سے زیادہ بڑھا، جس میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا، ان میں سب سے پہلے ہیلتھ یعنی صحت کا محکمہ جس کا بجٹ پچپن(55)ارب روپے سے بڑھا اور اس کے بعد ایلیمنٹری ایجوکیشن جس کا بجٹ سینتالیس(47)ارب روپے سے بڑھا، تو ہمیں فخر ہے کہ ابھی بھی ہمارے جو Top two departments ہیں، وہ ہیلتھ اور ایجوکیشن ہیں اور جن دو ڈیپارٹمنٹس میں بجٹ سب سے زیادہ بڑھا ہے وہ بھی ہیلتھ اور ایجوکیشن ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس کا بجٹ چودہ(14) ارب روپے سے بڑھا اور انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ چوتھے نمبر پہ، کیونکہ یہ ہماری ساری Economy کو چلاتا ہے، گیارہ(11)ارب روپے سے بڑھا۔ جناب سپیکر، ابھی آتے ہیں بجٹ کے اس حصے پہ جہاں پہ ہم عام اعلانات، اہم اعلانات کرتے ہیں جس کا بہت سے لوگوں کو انتظار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، ہم اس بجٹ میں ملازمین کی تنخواہوں میں اور پنشنرز کی پنشن میں، تنخواہوں میں ہم سولہ(16%)پرسنٹ اضافہ کررہے ہیں، پنشن میں ہم پندرہ(15%) پرسنٹ اضافہ کررہے ہیں۔

(تالیاں) آج سے دو مہینے پہلے ہم نے زیادہ تر ملازمین کو پندرہ(15%) فیصد Disparity Risk allowance کا اضافہ Already دیا ہے، تو زیادہ تر ملازمین کی تنخواہ اکتیس(19%) فیصد بڑھے گی۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس کے علاوہ پولیس کے لئے، ریسکیو ڈیپارٹمنٹ کے لئے اور فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کے لئے جو سارے فیلڈ سٹاف ہیں، جو سارے جان کی بازی لگاتے ہیں، جو سارے فیلڈ میں Service delivery کرتے ہیں،ان کاالاؤنس ہم نے Disaster Risk جو Disparity Reduction Allowance کے برابر بڑھایا ہے تو ان کو وہ پندرہ(15%) پرسنٹ اضافہ بھی ملے گا اور جناب سپیکر، پولیس کے شہداء کے پیکیج کو بھی بڑھایا ہے کیونکہ پولیس جو خدمات دیتی ہے،اس کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہماری Budgeting میں اور حسب معمول کی Budgeting میں بہت فرق ہوتا ہے۔آج ہم نے کیبنٹ میں بھی ڈسکس کیا اور صرف یہ ملازمین کے پیکجز میں اضافے نہیں ہیں، ہم بہت سی وہ اصلاحات اور ریفارمز کررہے ہیں جن سے ملازمین کے پیکجز Secure بھی ہوں گے،ان کو بہتر مراعات بھی ملیں گی۔سب سے پہلے آج چیف منسٹر صاحب نے اور کیبنٹ نے اصولی منظوری دی Transport monetization اور Vehicles leasing policy کو جس کے تحت ہم جو گاڑی سرکاری کھڑی ہوتی ہے وہ ہم Respective officer کو دے کر حکومت کو پندرہ بیس ہزار گاڑیوں کا بوجھ نہیں برداشت کرنا پڑے گا، ہمارا خرچہ بھی کم ہوگا اور سسٹم بھی جیسے جدید ملکوں میں چلتا ہے ویسے چلے گا اور ہمیں پندرہ سے بیس ارب روپے کی بچت بھی ہوگی۔جناب سپیکر! ان مشکل حالات میں وفاق نے بائیس گریڈ کے افسروں کو ایک سو پچاس فیصد ایگزیکٹیو الاؤنس اور ڈسپیریٹی الاؤنس اور ٹرانسپورٹ الاؤنس بڑھایا جس کا اثر عوام پہ اچھا نہیں جاتا،اس لئے ہم اپنے ایگزیکٹیو الاؤنس کو چیف منسٹر صاحب کی ہدایت پہ ایک پرفارمنس الاؤنس میں تبدیل کریں گے کیونکہ جیسے ہر ادارے میں ہوتا ہے، جو بہتر کام کرتا ہے اس کو یہ الاؤنس زیادہ ملے گا،Reward ملے گا۔

جناب سپیکر، اگر اخراجات بچانے ہیں تو صرف Optics نہیں کرنی ہے، آج اصولی فیصلہ یہ بھی لیا کہ ہم اپنے تاجروں کو، اپنے بازاروں کو، ان کو بزنس کرنا ہوتا ہے، ساری معیشت ان سے چلتی ہے، ان کی

Timings ہم کم نہیں کر سکتے لیکن سرکاری دفتر میں چیف منسٹر صاحب نے اور کیبینٹ نے اصولی طور پہ Friday کو Work from Home Policy بھی Approve کرائی جس کی ڈیٹیل آگے سامنے آئے گی، مطلب ان دفاتر میں جہاں پہ سب سٹاف کو جمعہ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے تو Rotation پہ کم سٹاف آئے گا، اس سے پٹرول کا خرچہ بھی بچے گا، اس سے بجلی کا خرچہ بھی بچے گا۔ ہمارے حساب سے صرف اس اقدام سے دو سے پانچ ارب روپے بچ سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے کچھ ڈیپارٹمنٹس میں Already پٹرول کے لئے Fleet cards کا نظام ہے، وہ فیصلہ بھی آج کیبینٹ نے As an austerity measure لیا کہ وہ Fleet cards کا نظام تمام ڈیپارٹمنٹس میں Introduce ہو گا تاکہ پٹرول لینے میں کوئی یہ رسک نہیں ہو گا، یہ خطرہ نہیں ہو گا کہ کوئی جعلی پرچہ ورچہ لے کر وصولی کرے، آپ کی Limit آپ کے Fleet card میں ہو گی، آپ اس پہ پٹرول لے سکیں گے، اس سے بھی ہمارے خیال میں پچاس کروڑ سے ایک ارب روپے کی Real بچت ہو گی۔

جناب سپیکر! یہ ساری اہم اصلاحات ہیں لیکن جو سب سے اہم ریفارم ہے، وہ ہے ہماری پنشن ریفارمز، پنشن ریفارمز پہ ہم نے پہلے بھی کام کیا ہے، پنشن رولز کو جدید کیا ہے، اپنی پنشن کی Hierarchy کو Rationalize کیا ہے اور کیوں کیا 04-2003 میں ہماری Annual pension کا بل اسی (80) کروڑ روپے تھا، ستاسی (87) کروڑ روپے تھا، اس سال وہ نوے (90) ارب روپے سے زیادہ ہو گا، اگلے سال ہم نے ایک سو سات (107) ارب روپے بجٹ کیا۔ وفاقی حکومت میں یہ چار سو سے پانچ سو تریالیس (400-543) ارب روپے کا ہے، آج ریلویز کے ایک سو، ایک لاکھ پچاس ہزار ملازمین ہیں جن کو پنشن نہیں مل رہی ہے یہ کیوں؟ کیونکہ پاکستان میں دنیا کے ننانوے (99) فیصد ملکوں کے برعکس پنشن Funded نہیں ہوتی، تو ہم نے وہ ریفارمز کر کے دکھایا ہے جو پاکستان میں نہیں ہوا اور Khyber Pakhtunkhwa Contributory Pension Program نئے سرکاری ملازمین کے لئے ہے، پنشن ہمیشہ کے لئے محفوظ، جناب سپیکر! اس پہ میں دو تین منٹ لینا چاہوں گا کہ جو اس پہ Confusion ہے وہ Clear ہو، ہر گز یہ پنشن ختم کرنی نہیں ہے، یہ پنشن پروگرام اُن ملازمین کو جو اُس میں آئیں گے زیادہ پنشن دے گا، Commutation بھی دے گا۔ جناب سپیکر، یہ بچت کا طریقہ نہیں ہے، یہ ڈسپلن کا طریقہ

ہے کیونکہ ہو گا کیسے ؟ جو نیا ملازم آئے گا، اگر اُس کی پچاس ہزار روپے تنخواہ ہے، وہ پنشن فنڈ میں پانچ ہزار روپے جمع کرے گا، دس فیصد، گورنمنٹ اُس کے مقابلے میں بارہ فیصد جمع کرے گی، چھ ہزار، گیارہ ہزار روپے، اُس کے اس سال ہر مہینے پنشن فنڈ میں جمع ہونگے، وہ Invest ہونگے، پہلے سال میں اس Contributory Pension Fund میں گیارہ (11) سے بارہ (12) ارب روپے آئیں گے اور جناب سپیکر، چھ سال میں یہ فنڈ سو (100) ارب روپے کا بن جائے گا، یہ سارا پنشنرز کا پیسہ ہو گا لیکن جیسے ہر ملک میں ہوتا ہے جبکہ اتنا بڑا فنڈ بنتا ہے اور یہ Invest ہوتا ہے پنشنرز کیلئے، تو یہ صوبے کی معیشت کو بھی ترقی دے گا کیونکہ پوری دنیا میں یہ پنشن فنڈز جو ہیں یہ معیشت میں Investment کا ایک بہت بہترین طریقہ ہوتے ہیں، تو اس میں بالکل گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ساری Details workout ہیں، ہم صرف نئے ملازمین کو ڈال رہے ہیں تاکہ پرانے ملازمین اپنے سسٹم میں چل سکیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ ایک دن ایسا جلد آئے گا میرے حساب سے جب سارے ملازمین خود کہیں گے کہ ہمیں اس میں ڈالو کیونکہ فائدہ زیادہ ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے بہت سے ایسے ملازمین ہیں، گورنمنٹ کو یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ ملازمین بھی لے، کنٹریکٹ بھی لے، ایڈہاک بھی لے، بہت سے ایسے ملازمین ہیں جن کی Permanent Nature of job permanent ہے، ہم نے قبائلی اضلاع کے تو ایک سو اٹھائیس (128) پراجیکٹس میں چار ہزار نواسی (4089) لوگ Already permanent کر لئے، آج میں اعلان کرتا ہوں جو چیف منسٹر صاحب نے Approved کیا ہے کہ یکم جولائی سے ہمارے چھ سو پچھتر (675) ایڈہاک ڈاکٹرز جنہوں نے پچھلے دو سال میں Covid میں زبردست پرفارمنس دی ہے، اُن سب کو Permanent کیا جائے گا، یکم جولائی سے وہ Permanent ہونگے، اُس کی سمری کیبنٹ سے Approved ہے اور چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایک اسپیشل سیشن اس کے بعد بلایا جائے گا تاکہ اُن کی منظوری جلد سے جلد ہو اور Effective from July 1st ہو اور اسی طرح جو میرٹ پہ NTS کے ٹیچرز میرے خیال میں تقریباً اٹھاون (58000) ہزار ہیں، اُن کی بھی ایک ڈیمانڈ ہے، یہ میں Floor of the House پہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان شاءاللہ وہ بھی منظور ہو گئی ہے اور وہ بھی ان شاءاللہ جولائی سے Permanent ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ، اس کے علاوہ ایک CDLD Staff بھی، سٹاف بھی جو ہے اُس

کی بھی منظوری دی گئی ہے، اُس کے لئے بھی Mechanism نکالا جائے گا اور ان شاءاللہ ایسے جو دو تین اور اس نیچر کے پراجیکٹس ہیں جو Permanent کرنا مانگتے ہیں، وہ بھی ان شاءاللہ ہم جولائی میں جلد سے جلد Express کریں گے اور اس کے ساتھ جو ایک اہم مسئلہ، قبائلی اضلاع میں نرسز کا تھا کیونکہ سیاست کھیل کر قبائلی اضلاع کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کی گئی کہ اُنہی کے ہسپتالوں میں پانچ سو(500) نرسز نہیں ہیں، ان شاءاللہ وہ ہم، چونکہ وہ مسئلہ ابھی حل ہو گیا ہے، ہم وہ پوزیشنز پانچ سو (500) سے تقریباً چھ سو (600) کر دیں گے اور مہینے کے اندر ان شاءاللہ اُن کی Hiring بھی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اسی سرکاری پیکج پہ مزید بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ Benefits بہت طریقوں سے دے سکتے ہیں، آپ سب کو پتہ ہے کہ ہماری جو سب سے زیادہ تعریف ہوئی، پروگرام ہے صحت کارڈ پلس، اُس کا میں نے Last year اعلان کیا تھا، اُس پہ ایک سال کام ہوا ہے، آج کیبنٹ نے منظوری دی ہے، ہم ان شاءاللہ نیا Top Up Package introduce کریں گے سرکاری ملازمین کے لئے جس میں او پی ڈی کی سہولت بھی ہو گی، میڈیسن کی سہولت بھی ہو گی اور اُن کی کوریج دس لاکھ سے، چار مختلف یا پانچ مختلف پیکجز ہوں گے، دس لاکھ سے بڑھ کر بیس لاکھ، تیس لاکھ، پچاس لاکھ، ایک کروڑ تک ہو گی اور یہ ہم کیسے کریں گے کیونکہ جب آپ محنت کرتے ہیں، آپ دیکھیں سرکاری ملازمین کو ایک چھوٹا سا میڈیکل الاؤنس ملتا ہے پندرہ سو(1500) روپے کا، دو (2000) ہزار روپے کا، دو ہزار (2000) روپے میں اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اُس نے کیا کرنا ہے؟ لیکن جب آپ یہ پیسے اکٹھے کر دیں تو یہ بھی تقریباً بیس(20) ارب روپے بنتے ہیں، اس بیس(20) ارب روپے کا ہم فنڈ بنائیں گے اور تمام بیماریاں Cover کریں گے، سرکاری جو ملازم ہوتا ہے اُس کو یہ فکر بالکل نہیں کرنا پڑے گی بھی کہ کسی بیماری کے لئے بھی وہ چیف منسٹر صاحب سے Approval لے، کسی سیاست دان کے پاس جائے، جیسے صحت کارڈ میں ہاسپٹل میں ہو جاتا ہے، یہ سارا کچھ بھی ہو گا اور جناب سپیکر، جو کمپنی دے گی اور آئے گی کیونکہ اِس کا Competitive process ہو گا، تو اُن کو ہم یہ بھی کہیں گے کہ یہ پیکجز آپ عام پبلک کو بھی دیں تاکہ جو دو(2000)ہزار، پانچ(5000) ہزار، چھ(6000) ہزار کا Premium دے کر یہ Enhance

coverage لیناچاہتاہے تووہ اپنی فیملی کے لئے بھی پرائیویٹ سیکٹر میں بھی یہ Enhance پیکج لے، تو ایک بار صحت کارڈ کے Through یہ سارانظام تبدیل کیااور ان شاءاللہ دوبارہ بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے Already کہا کہ ہم نے خیبر پختونخوا میں چھوٹا صوبہ ہونے کے باوجود ریونیو پرفارمنس بڑھائی لیکن یہ سب ہم نے کیازیادہ تر ٹیکس ریٹ کم کرکے، یہ نہیں کہ ہر ریٹ ہمیشہ کے لئے ایک ہی رہتا ہے لیکن جو ریلیف ہم نے دیا ہے، پورے پاکستان میں کسی اور صوبے نے نہیں دیا ہے۔ خیبر پختونخوار یوینواتھارٹی جو ہے وہ چونتیس (34) ٹیکسز ہیں جو کہ اُن کے Standard rates سے وہ Discount دیتی ہے، Fifteen percent کے بجائے One percent، Two percent، Eight percent یا Ten percent۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو زیادہ تر ہم نے پچھلے سال بڑے Revolutionary tax کے جو اقدامات لیے تھے، وہ ہم تقریباً سارے Continue کر رہے ہیں، تو موٹر بائیک اور کار رجسٹریشن اس سال بھی ایک روپے کی ہوگی اور بڑی گاڑیوں کی One percent پہ ہوگی۔ جناب سپیکر! جو اپنا Urban property tax دسمبر تک دے، اُس کو بیس (20%) فیصد رعایت ہوگی، آپ جلدی دیں اور ٹیکس کم دیں۔

جناب سپیکر! لینڈ ٹیکس جو پٹواری لینڈ ٹیکس لیتا ہے چھوٹے کسان سے، وہ ہم نے پچھلے سال زیرو کیا تھا اور ابھی بھی زیرو رکھتے ہیں اور جناب سپیکر، ابتدائی اور ثانوی تعلیم لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ہم نے جو معمولی فیسز بھی تھیں، وہ زیرو رکھی تھیں اور زیرو ہی رکھیں گے۔ جناب سپیکر، جب آپ Page 40 پہ جائیں تو یہ آپ کو دکھاتا ہے کہ KPPRA کے ٹیکس ریٹس اور پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ٹیکس ریٹس آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دس (10) ارب سے تیس (30) ارب Collection بڑھانے کے باوجود یہ ساری Categories میں ٹیکس ریٹس پنجاب سے اور باقی صوبوں سے سب سے کم ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ اصلاحات، اگر اس صوبے میں ہم نے Record development کی ہے، یہ ریکارڈ پروگرام صحت کارڈ کی طرح Introduce کیا ہے، اس لئے کیا ہے کیونکہ ہم نے Financial management پہ بڑا کام کیا ہے اور اُس کام کو قانونی شکل دینے کے لئے جو آئین کے آرٹیکل 119 کے تحت ایک Long standing responsibility تھی، اس فنانس بل میں ہم پبلک فنانشل

مینجمنٹ ایکٹ بھی Introduce کر رہے ہیں جس سے ہمارا فنانس کا نظام زیادہ شفاف ہوگا، بہتر ہو گا Modernizeہوگااور یہ پاکستان کا بہترین پبلک فنانشل مینجمنٹ کا قانون ہے۔

جناب سپیکر، چیف منسٹر صاحب کا شاید اس بجٹ کا جو سب سے تاریخی پروگرام، وہ ہے انصاف فوڈ کارڈ، انصاف فوڈ کارڈ کے لئے چھبیس(26) ارب روپے رکھے گئے ہیں، چھبیس (26) ارب روپے سے دس(10) لاکھ خاندان یعنی ساٹھ(60) لاکھ لوگ فائدہ اُٹھائیں گے اور ان کو Targeted subsidy ملے گی آٹے پہ تاکہ جو پرانے سسٹم میں ایشو ہے کہ Subsidizedآٹا مارکیٹ میں چلا جاتا ہے، مارکیٹ میں کوئی بھی اٹھا سکتا ہے، یہ ان خاندانوں کو ملے گا جو سب سے زیادہ غریب ہیں اور ان کو مفت آٹا ملے گا۔ جناب سپیکر، میں فخر سے کہہ سکتا ہوں اور اس میں چیف منسٹر صاحب نے جو لیڈرشپ اور سپورٹ دی ہے، اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہو سکتا تھا کہ صحت کارڈ کی ہماری پچھلے سال کی Utilization تقریباً سو (100) فیصد تھی اور ایک سال میں تقریباً آٹھ(8) لاکھ لوگوں نے صحت کارڈ استعمال کیا، آٹھ(8) لاکھ لوگوں کا مطلب آٹھ(8) لاکھ خاندان یعنی دس(10%) فیصد خاندانوں نے صحت کارڈ استعمال کیا اور اس لئے اس سال ہم نے صحت کارڈ کا بجٹ پچیس(25) ارب روپے رکھا ہے۔ جناب سپیکر، یہ خواہش بھی چیف منسٹر صاحب نے کافی ٹائم سے کی تھی کہ اس میں مزید Diseases شامل کئے جائیں، ہم نے Liver transplant شامل کیا، نو Liver transplant پاکستان کے بہترین ہسپتالوں میں پچاس پچاس لاکھ کے خرچے تک غریبوں کو اور مڈل کلاس کو مفت کئے ہوئے ہیں، ان شاءاللہ اس سال ہم فیز وائز Introduce کریں گے Bone marrow transplant, multiple sclerosis, cochlear implant, thalassemiaاور کینسر کی Coverageہے حالانکہ جناب سپیکر، یہ ساری وہ بیماریاں ہیں جن میں بیس(20) لاکھ، تیس(30) لاکھ، پچاس(50) لاکھ لگتے ہیں، کوئی مڈل کلاس آدمی بھی ان کو نہیں برداشت کر سکتا، ان کے خرچے کو، تو یہ ساری ان شاءاللہ اس کا ہم طریقہ نکالیں گے اور اس سال ہم صحت کارڈ میں ان کو شامل کریں گے، یہ ان شاءاللہ خیبر پختونخوا کا صحت کارڈ پلس جو وفاقی حکومت ہے، وہ اس پروگرام کو سیاسی کر کے سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم دنیا کا بہترین ہیلتھ

انشورنس پروگرام بنائیں گے، جناب سپیکر، MTIs کے لئے، MTIs کے لئے ترپن اعشاریہ چھ (53.6) ارب روپے کا تاریخی بجٹ، اُن MTIs کے لئے۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: Order in the House, order in the House. آپ Continue کریں جی۔

وزیر خزانہ: اگر غریبوں کا خیال نہیں رکھ سکتے تو تھوڑا سا برداشت کریں، برداشت کریں، اگر قبائلی اضلاع کو بجٹ نہیں دے سکتے تو برداشت کریں۔ جناب سپیکر، اس سال چار نئے MTIs بنائیں گے، ہری پور میں، کوہاٹ میں، فونٹن ہاؤس پشاور اور چارسدہ میں MTI بنائیں گے، ان شاء اللہ اگلے تین مہینوں کے اندر بنائیں گے اور جناب سپیکر، چار نئے میڈیکل کالجز پہ کام ہوگا، دیر میں جو تیار ہے، بونیر میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پہ، چارسدہ میں چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم RITE کی بلڈنگ کو استعمال کر کے جلد سے جلد کیونکہ پشاور ویلی میں ایک ضلع ہے جہاں پہ میڈیکل کالج نہیں ہے اور جناب سپیکر، ہری پور میں جو انٹر نیشنل سٹینڈرڈ یونیورسٹی بنی ہے، Fachhochschule university کو گرانٹ دے کر وہ ہری پور میڈیکل کالج بنائے گا، ڈی ایچ کیو کے ساتھ، وہ MTI اور جناب سپیکر، چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ مانسہرہ میں بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پہ میڈیکل کالج بنائیں گے کیونکہ صحت کارڈ کے بعد ہم یہاں پہ Investment لا سکیں۔ جناب سپیکر، ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز میں سیکنڈری جو ہاسپیٹلز ہیں، ان کو بہتر کرنے کیلئے ساڑھے بتیس جو ہمارے ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز ہیں اور اس میں پشاور کا مولوی جی ہاسپیٹل اور نصیر اللہ بابر ہاسپیٹل جو کہ یہ دو سیکنڈری ہاسپٹلز ہیں، ان کی او پی ڈی سب سے زیادہ ہوتی ہے، ان کی Revamp کیلئے جو بیس (20) ارب روپے کا پراجیکٹ بنا ہے، اس سال ان کیلئے تین (3) ارب اور فیز ون اور فیز ٹو کے ہاسپٹلز ہیں، ان سب میں ان شاء اللہ اگلے تین مہینے کے اندر انفراسٹرکچر پہ کام شروع ہوگا، ان کی Detailed designs بن چکی ہیں اور وہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ یہ جو سامنے Page No. 47 پہ ان کے جو صفحات ہیں، یہ پاکستان کے خوبصورت ترین ہاسپیٹلز ہونگے۔ جناب سپیکر، ہم نے فخر سے ہیلتھ میں Traditional mode کو بھی استعمال کیا، ہم نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کو بھی استعمال کیا اور ان شاء اللہ ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے Through چوبیس (24) اضلاع میں Page 48 پہ پوری لسٹ ہے، چوبیس

اضلاع میں اٹھاون ہاسپیٹلز کو پبلک پرائیویٹ ہاسپٹلز پہ چلائیں گے جس سے تقریباً تین ہزار (3000) سے زائد بیڈز جو فعال نہیں ہیں وہ فعال ہو جائیں گے۔ ہماری ہیلتھ کی Actual capacity تقریباً پچاس فیصد زیادہ ہو جائے گی۔ جناب سپیکر، ہمارا بڑا Successful تجربہ رہا، اختیار Devolve کر کے ہر بی ایچ یو کو اختیار دیکر کہ وہ اپنے آپ پہ خود خرچہ کرے اور چھ مہینوں کے اندر پورے صوبے میں چھ سو اکیاسی (681) بی ایچ یوز جو ہیں وہ Revamp ہونگے، وہ پروگرام ہم شروع کر رہے ہیں اور ہم نے دو اعشاریہ ایک (2.1) ارب روپے رکھے ہیں، یہ PTCs کی طرح ان کو ہر سال پیسے جائیں گے بی ایچ یوز کو، آر ایچ سیز کو اور ہمارا پرائمری ہیلتھ کیئر سسٹم بھی پاکستان کا بہترین سسٹم بنے گا۔ جناب سپیکر، اسی کو بہتر کرنے کیلئے پہلا صوبہ ہے جس نے ہر بی ایچ یو کا، ہر آر ایچ سی کا DDO code بنا دیا تاکہ فنانشل اختیار وہاں پہ ہی ہو اور ان شاء اللہ اس کے بعد ہم سکولوں میں بھی یہ بنائیں گے تاکہ سکول بھی جو ہے وہ اصلی Devolution ہو، سکول خود سے اپنا بجٹ استعمال کر سکے اور جناب سپیکر صاحب، اسی طرح ہم پندرہ وہ اضلاع جہاں پہ سرکاری ڈاکٹرز مشکل سے جاتے ہیں، ان کو بھی ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ موڈ پہ چلائیں گے جس میں فیز ون میں بونیر، چترال لوئر، چترال اپر، دیر اپر، مہمند، شانگلہ، ٹانک اور تورغر اور فیز 1-B میں اپر اور لوئر کوہستان، کولئی پالس، ساؤتھ اینڈ نارتھ وزیرستان، ہنگو اور اورکزئی شامل ہیں۔

جناب سپیکر، چیف منسٹر صاحب کا ایک اور Vision تھا اور انہوں نے ہر مہینے تقریباً Follow up کیا کہ ہمیں MRI کی سہولت بڑے شہروں سے باہر دینی چاہیے آٹھ اضلاع میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے Through جو ہے MRI کی خدمات، ان کا کنٹریکٹ Approved ہو گیا ہے، اس پہ حکومت پچاس (50) کروڑ روپے کی سالانہ سبسڈی دے گی، اس پروگرام کی وجہ سے جو چار پانچ (4-5) ارب کا Capital expenditure ہونا تھا وہ سارا بچ گیا ہے اور سیدو گروپ آف ہاسپیٹلز میں، خلیفہ گل نواز بنوں میں، ڈی ایچ کیو چارسدہ میں، ڈی ایچ کیو کوہاٹ میں، ڈی ایچ کیو ہری پور میں، ڈی ایچ کیو ملاکنڈ میں اور ڈی ایچ کیو لوئر دیر میں MRI کی سہولت ان شاء اللہ اگلے چھ مہینوں میں آ جائے گی۔ جناب سپیکر، عوام کیلئے دس (10) ارب روپے کی لاگت سے مفت ادویات فراہم کی جائیں گی۔ ریکارڈ بجٹ ہم نے نصیر اللہ بابر ہاسپیٹل میں اور مولوی جی ہاسپیٹل میں فری او پی ڈی اور میڈیسن کا سسٹم Already شروع کیا ہے اور ان

دس(10) ارب روپے میں فری اوپی ڈی میڈیسن کا سرکاری ہاسپٹل میں Roll out complete کریں گے، ہمیں کسی اور کی Help کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں صرف اپنا حق کا پیسہ مل جائے، ہم پورے پاکستان کو ڈیولپمنٹ کا طریقہ دکھائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جو ہمارے پاس LHWs اور LHSs کی کمی تھی، دو تین سال میں تیرہ(13) ہزار پلس LHWs اور LHSs کو Recruit کرنے کا پہلا مرحلہ، پچاس(50) کروڑ روپے مختص تین ہزار پانچ سو(3500) اضافی LHWs اور ستر(70) اضافی LHSs تاکہ Covid میں ہم نے دیکھا کہ ہمارا پرائمری ہیلتھ کیئر کا سٹاف Hundred percent coverage کیلئے پورا ہو۔ جناب سپیکر صاحب، پہلی بار تاریخ میں کیونکہ پولیو ایک چیلنج ہے اور ایک ایسا چیلنج ہے کہ پوری دنیا میں پاکستان اور افغانستان کے چند اضلاع میں رہا ہے۔ ہم نے ایک سپیشل گرانٹ بنوں ڈویژن کیلئے اور ڈی آئی خان ڈویژن کیلئے ایک ارب روپے کرنٹ سائز کی پوزیشن رکھی ہے تاکہ جو پولیو کی Activities ہوں، اگر ایکسٹرا پیسے کی ضرورت ہو، ہم وہاں سے فنڈ کریں گے، ان شاء اللہ ہم پولیو کا خاتمہ بھی کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک اور صوبہ ہے جہاں آج کل ایک ریسکیو سروس کے Ads (advertisements) ہر روز چلتے ہیں، ریسکیو سروس وہاں پہ نہیں ہے، ہمیں فخر ہے کہ یہاں پہ پاکستان کی بہترین ریسکیو سروس ہے، ان کے ساتھ Help کی، ایمبولینسز کو بھی Integrate کر دیا اور ان شاء اللہ ان کو ہم دو نئی سروسز ہم دیں گے، ایک ہم دیں گے میٹرنل ایمبولینس سروس جس کیلئے ایک اعشاریہ تین (1.3) ارب روپے ان کو دیئے جا چکے ہیں تاکہ سارے جو Rural areas سے جن خواتین کی Deliveries ہوتی ہیں اور اموات ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ ہاسپٹل نہیں پہنچ سکتیں، وہ قریبی ہاسپٹل ریسکیو سروس کی Dedicated Health Ambulances استعمال کر سکیں گی اور اسی طرح جو ہم فائر بر گیڈ کو ریسکیو میں Merge کرنا چاہتے تھے، وہ بھی ان شاء اللہ اس سال کریں گے اور دس اعشاریہ چھ (10.6) ارب روپے کی لاگت سے ریسکیو 1122 سروسز ہر ڈسٹرکٹ میں نہیں جناب سپیکر صاحب، ہر تحصیل میں ان شاء اللہ 2023 کے End سے پہلے ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب! موبائل ہائی ویز اور موٹر ویز ریسکیو سروسز کا قیام بھی جون 2023 تک مکمل کیا جائے گا اور آٹھ پوائنٹس پہ کوہاٹ بنوں روڈ، گمبیلا

انڈس، پشاور مردان، مردان صوابی، قراقرم بشام، سوات ایکسپریس وے، لواری ٹنل اور سرائے صالح انٹر چینج پر موبائل ریسکیو سروس بھی Available ہو گی۔

جناب سپیکر صاحب! ایجوکیشن پر آتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ فخر کیا ہے کہ باقی صوبوں کی نسبت بجٹ کی Percentage کے لحاظ سے ایجوکیشن کا بجٹ سب سے زیادہ یہاں پہ دیا جاتا ہے، صرف چند سکیمیں دو ارب روپے تین ارب روپے Already دیئے، دو ارب روپے، اگر زیادہ کی ضرورت پڑی تو زیادہ دیں گے، فرنیچر کیلئے تاکہ کسی بھی بچے کو زمین پہ نہ بیٹھنا پڑے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک ارب روپے ان سکولوں کو جہاں پہ چار ٹیچرز نہیں ہیں تاکہ PTC short term میں خود سے ٹیچرز لے سکے اور جناب سپیکر صاحب، ایک ارب روپے تاکہ سیکنڈ شفٹ کے جو سکولز ہیں، تقریباً ایک ہزار میرے خیال میں کہ وہ ڈبل ہو سکیں۔ جناب سپیکر صاحب، دو اعشاریہ چار (2.4) ارب روپے طالبات کیلئے وظائف اور نوے (90) کروڑ روپے سکول کے طلباء کیلئے وظائف کی مد میں مختص کئے گئے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، تعلیم کیلئے ایک سو چالیس (140) ارب روپے کی لاگت سے ایک سو پانچ (105) منصوبوں کے ساتھ اے ڈی پی میں بھی سترہ (17) ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس کی ساری سکیموں کی سمری یہاں پہ موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح جب ہم اعلیٰ تعلیم پہ آتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم میں یونیورسٹیز کیلئے نو (9) سب کیمپسز یونیورسٹیز میں Up-grade ہو رہے ہیں، تین ارب روپیہ ہم نے As a top-up رکھا ہے ان یونیورسٹیز کیلئے جو Financial distress میں ہوں، ایک اعشاریہ چار (1.4) ارب روپے Fachhochschule university کو ہم جولائی میں ہی دے دیں گے اور جناب سپیکر صاحب، ایک اور میرے خیال میں جو دو تین سب سے بڑے پروگرام ہیں، اس میں جو ہائر ایجوکیشن کا فلیگ شپ پروگرام ہے، وہ ہے انصاف ایجوکیشن کا اور جیسے ہیلتھ میں ہم نے ہیلتھ کارڈ دیا، انصاف ایجوکیشن کارڈ کے بعد وہ غریب بچہ جو اچھی یونیورسٹی اس لئے نہیں جاتا کیونکہ اس کے پاس فیس نہیں ہوتی، پیسے نہیں ہوتے، وہ اگر چاہتا ہے میڈیکل آغا خان یونیورسٹی سے کرنا، تو وہ آغا خان یونیورسٹی جا سکتا ہے۔ اگر وہ ایم بی اے کرنا چاہتا ہے LUMS سے، وہ LUMS جا سکتا ہے۔ اگر وہ انجینئرنگ NUST یا کسی اور بڑی یونیورسٹی سے کرنا چاہتا ہے، اگر اس کی مہارت ہو، ذہانت ہو، تو ہم اس کو صرف پیسوں کی وجہ سے کیوں روکیں؟ تو

انصاف ایجوکیشن کارڈ ہائر ایجوکیشن میں سکالرشپ کا پاکستان کا بہترین پروگرام ہوگا جناب سپیکر، ایجوکیشن میں ہی رہتے ہوئے پورے پاکستان میں ایک Neglected محکمہ ہے اور وہ ہے اسپیشل ایجوکیشن کا، پاکستان میں اسپیشل ایجوکیشن سوشل ویلفیئر میں ڈال دی جاتی ہے، پوری دنیا میں اسپیشل ایجوکیشن اور ایلیمنٹری ایجوکیشن کے سسٹم کو Integrate کیا جاتا ہے، اس کو کہتے ہیں Inclusive Education، ہمارے پبلک سیکٹر سسٹم میں کیونکہ یہ Statistic ہے کسی بھی سسٹم میں Ten percent بچوں میں کسی نہ کسی طرح کی Disability ہوتی ہے، مطلب تین سے پانچ لاکھ بچوں کی کوئی نہ کوئی Impairment چاہے وہ نظر کی ہو، چاہے کوئی اور ہو، ہمارے سسٹم میں Already ہے، تو ایجوکیشن اور اسپیشل ایجوکیشن MoU sign کریں گے، سپیشل ایجوکیشن کا سٹاف ایجوکیشن کے ٹریننگ پروگرامز کو استعمال کر سکے گا، Curriculum کو استعمال کر سکے گا، سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس جو بچے ہیں، ان کو Identify کرے گا جن کو چشموں کی ضرورت ہوگی ان کو چشمے دیں گے، جہاں پہ سکولوں میں Disability ramps کی ضرورت ہوگی وہ بنائیں گے اوران شاءاللہ ایک دن جلدی آئے گا، چیف منسٹر صاحب نے ہدایت کی ہے کہ تیاری کر کے اس کو پھر ایک ہی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بنایا جائے اور یہ Vision بھی صرف پی ٹی آئی کی حکومت خیبر پختونخوا میں دیکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر، میں نے Investment اور Innovation کی بات کی۔ New Peshawar Valley City خیبر پختونخوا کا فلیگ شپ ہاؤسنگ پروگرام جس میں ایک لاکھ آٹھ ہزار (108000) کنال Covered پی ڈی اے سے منظور شدہ اور اٹھتر ہزار (78000) رہائشی پلاٹس جس میں میرے خیال میں سی ایم صاحب پہلے جو Certificates ہیں وہ آپ اسی مہینے دے دیں گے، یہ پشاور کے ریئل اسٹیٹ سیکٹر کو بھی تبدیل کرے گا۔

جناب سپیکر، بی آر ٹی وہ تاریخی بس سروس ہے جو Climate friendly بھی ہے اور جو دو سال سے کم میں سو (100) ملین، یعنی دس کروڑ لوگوں کو پشاور کی آبادی ہے پچاس لاکھ، دس کروڑ لوگوں کی رائیڈرشپ بی آر ٹی میں دو سال میں جو ہے وہ بڑھی ہے، ڈھائی لاکھ کی اس کی Daily capacity

تھی، چھیاسی نئی بسز آرہی ہیں، چھیاسی نئی بسز کے بعد اس کی Capacity ساڑھے تین لاکھ ہو جائے گی اور اس کیلئے ایک ارب روپے چھ نئے فیڈر روٹس کیلئے رکھے ہیں۔ حیات آباد میں فیز ون میں Extension ناصر باغ روڈ پہ Extension چمکنی سے پبی تاکہ پشاور اور نوشہرہ بھی Connect ہو جائیں، ورسک روڈ، خیبر روڈ اور چارسدہ روڈ کی بھی Extension جو ہے، یہ چھ Already پہلی ہی میٹنگ میں Approved ہو چکے ہیں اور ان شاءاللہ جلد کمپلیٹ ہوں گے اور جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ پچاس (50) کروڑ روپے جو آئی جی پولیس نے وعدہ کیا تھا، امید ہے کہ ضرور نبھائیں گے کہ پشاور سیف سٹی کو اس بار واقعی بنائیں گے، اس کا فیز ون حیات آباد سے شروع ہوگا، Streamline طریقے میں اور ان شاءاللہ جلد سے جلد اس کو Expand کریں گے پورے پشاور میں بھی اور پورے صوبے میں بھی۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ پہ آتے ہیں۔ چھ (6) ارب روپے WSSCs اور WSSPs کیلئے مختص جس میں چار اعشاریہ ایک (4.1) ارب روپے ان کا بجٹ، ایک ارب روپے Contingency grant کرنٹ سائڈ پہ اگر ضرورت ہو اور ستانوے (97) کروڑ روپے ڈیویلوپمنٹ سائڈ پہ، اٹھارہ (18) ارب روپے سے ہماری ویلج اور نیبر ہوڈ کونسل چلیں گی۔ اس میں ان کی تنخواہوں کے بجٹ شامل نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، میں کہنا چاہتا ہوں اور یہ کیبنٹ میں بھی بات ہوئی کہ جتنی ڈیویلپمنٹ گرانٹ خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ کو دیتا ہے اتنی پنجاب نہیں دیتا حالانکہ چار گنا بڑا صوبہ ہے، سندھ میں تو لوکل گورنمنٹ میرے خیال میں تاریخ میں رہی ہی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ویلیج کونسلز کیلئے سولہ اعشاریہ چار (16.4) ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ اور دو ارب روپے اس کے علاوہ تاکہ جو بڑا ایک کامیاب پروگرام رہا ہے کہ ہر ویلیج میں دو دو، تین تین Janitors آجاتے ہیں، اس کیلئے بھی پورے سال میں فنڈنگ ہوگی۔ جناب سپیکر، ٹی ایم ایز اور ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کیلئے سینتیس (37) ارب روپے جس میں چوبیس اعشاریہ چھ (24.6) ارب روپے ان کا ترقیاتی بجٹ، نو اعشاریہ چار (9.4) ارب روپے کو کل کونسل گرانٹ، دو ارب روپے Weak TMAs کیلئے اور ایک ارب روپے ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کیلئے Top-up grant اور ایک اور جو پروگرام بڑے اچھے ریزلٹس دے رہا ہے جناب سپیکر، اس پہ آپ نے بھی بات کی ہے Drug addict کا جو ایشو ہے، اس پہ پشاور میں کام شروع ہے، ہمارے سوشل ویلفیئر سنٹر میں سو (100) لوگوں

کی Capacity ہوتی تھی، وہ Already سو (100) سے ایک ہزار (1000) تک بڑھادی گئی ہے، پرائیویٹ سیکٹر کی Capacity کو بھی استعمال کیا گیا ہے اور منشیات سے پاک ماحول کی کوششیں Continue کرنے کیلئے اٹھارہ کروڑ روپے سے یہ نظام جہاں جہاں ضرورت ہوگی Expand کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، STاور IT ، انفارمیشن ٹیکنالوجی کیلئے تین ارب روپے کا تاریخی بجٹ ہے جس میں ایک ارب روپے کی گرانٹ KP IT Board کیلئے تاکہ وہ IT کا Innovation hub بنے، بائیس اعشاریہ پانچ (22.5) کروڑ روپے Youth skill development کیلئے، ستتر اعشاریہ تین (77.3) کروڑ روپے ٹیکنالوجی پارکس کیلئے اور پینتالیس اعشاریہ چھ (45.6) کروڑ روپے Citizen Facilitation Centers کیلئے۔ جناب سپیکر، ہم ماضی میں خواتین کو بھول جاتے تھے، ہم خواتین کو نہیں بھولتے، اپنے بجٹ میں پچھلے سال ہم نے جو سپیشل سکیمز، ویسے تو آدھا بجٹ ہی خواتین کا ہے لیکن جو سپیشل سکیمز تھیں، Last year ایک ارب روپے کی تھیں، اس سال تین اعشاریہ پانچ (3.5) ارب روپے سے زیادہ کی ہیں۔ جناب سپیکر، اسی طرح دس کروڑ روپے بزرگ سٹیزن کیلئے، سینیئر سٹیزن ایکٹ کی Implementation کیلئے پانچ کروڑ روپے، خواجہ سراؤں کیلئے اور پینتالیس کروڑ روپے اقلیتوں کیلئے بھی رکھے گئے ہیں۔ خصوصی سکیمز کیلئے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ہماری حکومت Climate change سے بھی آگاہ ہے اور گرین توانائی یعنی وہ توانائی جو کہ Climate change کی صورتحال کو برا نہ کرے، اس کو بھی توجہ دیتی ہے۔ اس کیلئے چار ارب روپے سے سولرائزیشن اور خاص طور پہ گیارہ ہزار تین سو (11300) مساجد کی سولرائزیشن کا پروگرام پورے صوبے میں جاری رہے گا۔ پندرہ اعشاریہ آٹھ (15.8) ارب روپے ہائیڈرو پاور کی بجلی کے منصوبوں کیلئے اور ایک اعشاریہ دو (1.2) ارب روپے ہم ٹیسکو کو دیں گے تاکہ قبائلی اضلاع میں جہاں پہ بجلی کا نظام (تالیاں) کمزور ہے، لیکن افسوس سے یہ وفاقی حکومت اس کو فنڈ نہیں کرے گی، ہمارے پاس جو وسائل ہیں، ہم اسے فنڈ کریں گے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ Climate change سے نمٹنے کیلئے دو ارب روپے اور بھی مختص کئے گئے ہیں، ایک اعشاریہ آٹھ (1.8) ارب روپے ہمارے بلین ٹریز سونامی کیمپین کیلئے پندرہ کروڑ روپے، Climate

smart farming کیلئے، کیونکہ جو زراعت ہمارے صوبے میں ہوتی ہے، جیسے Climate change کا اثر زیادہ ہوگا، زراعت بھی تبدیل ہوگی، دس کروڑ روپے Air Quality Monitoring Mechines لینے کیلئے تاکہ ہم اپنی Air quality بھی بہتر رکھ سکیں اور دس کروڑ روپے، یہ پہلا صوبہ بنے گا جو اپنا Climate Change Action Plan بھی بنائے گا۔

جناب سپیکر، خیبر پختونخوا ٹوارزم انڈسٹری کا Hub ہے اور ٹوارزم کیلئے اور خاص طور پہ Eco Friendly tourism کیلئے پندرہ اعشاریہ پانچ (15.5) ارب روپے کا ریکارڈ بجٹ جس میں چودہ ارب روپے سے زیادہ کا ریکارڈ ترقیاتی بجٹ شامل ہے، جناب سپیکر، معیشت چلتی ہے آپ کے Communication Network سے، Communication کا مطلب روڈز، روڈز کیلئے ایک تاریخی سینتالیس اعشاریہ آٹھ (47.8) ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ (تالیاں)
اب جناب سپیکر، ابھی آتے ہیں کچھ ہمارے بڑے مستقبل کے جو پراجیکٹس ہیں جن میں تھوڑا سا ٹائم لگے گا لیکن ان سب پہ پیشرفت ہوئی ہے اور ان شاءاللہ اس سال اور ہوگی۔ پشاور میں پاکستان کا پہلا Green Field tertiary hospital، صحت کارڈ ہم نے دیا ہے، Private investment آئے گی، رینگ روڈ پہ زمین 1988 سے پڑی ہے، کسی نے کام نہیں کیا، Private investors آکر ہسپتال بنائے گا، گورنمنٹ کی Contribution صحت کارڈ سے ہوگی اور جناب سپیکر، یہ Competitively bid ہوگا، کسی کو Sole sourcing میں نہیں ملے گا اور اس میں شفافیت کیلئے ہم نے ورلڈ بینک کے ادارے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کو Engage کیا ہے، ان کے ساتھ کنٹریکٹ بھی Sign ہو گیا اور ان شاءاللہ اسی سال میں اس کا Bidding process جو ہے وہ کمپلیٹ ہو جائے گا اور یہ PPP Act کے تحت بنے گا جناب سپیکر، اور اسی طرح، کیونکہ چیف منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہوا ہے صرف پشاور میں ہم نہیں بنائیں گے کیونکہ پشاور کی Commercial liability سب سے زیادہ ہے، اس کو ہم بنا رہے ہیں انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے ساتھ، ملاکنڈ ریجن کیلئے، ہزارہ ریجن کیلئے اور جنوبی اضلاع کیلئے تین اور ہسپتال بھی اسی طرز پہ بنیں گے اور انشاءاللہ اسی سال اس پہ ہیلتھ فاؤنڈیشن کام کرے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر، سوات موٹر وے فیز ون تو بن گیا، سوات موٹر وے فیز ٹو کے ذریعے سوات کے دور دراز علاقوں میں بھی سیاحت کھل جائے گی اور اس کی Approval بھی وہ سی ڈی ڈبلیو پی سے آچکی ہے۔ اس کا Tendering process ہو گیا ہے، ان شاءاللہ اس پہ اس سال کام شروع ہو گا اور جناب سپیکر، آج سے کچھ دن پہلے وہ تاریخی پراجیکٹ جو خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع کی اور پورے پاکستان کی فوڈ سیکیورٹی کو Affect کرے گا، اس کو ہم نے سی ڈی ڈبلیو پی سے Approve کرایا، میں بات کر رہا ہوں چشمہ رائیٹ بنک لیفٹ کینال کی (تالیاں) جو کہ چھ لاکھ چھ ہزار ایکڑ زمین کو Irrigate کرے گا، جو کہ جنوبی اضلاع کی Economy کو تبدیل کرے گا اور یہ جو دو سو چالیس (240) ارب روپے کا پراجیکٹ ہے، اس میں Sixty five percent share صوبے کا ہو گا۔ جناب سپیکر، ڈی آئی خان پشاور موٹر وے پہ بھی پیش رفت ہو رہی ہے، افسوس ویسے یہ پراجیکٹ پی ایس ڈی پی کا حصہ ہونا چاہیئے جو وفاقی پی ایس ڈی پی ہے کیونکہ آخری رات پہ بلکہ ابھی تک وہ بدل رہے ہیں اس کو، لیکن جناب سپیکر، ان شاءاللہ اس کو بھی ہم سی ڈی ڈبلیو پی سے Approve کرائیں گے اور ہر حال میں بنوائیں گے (تالیاں) جو ستر سال میں انہوں نے نہیں بنایا، ستر سال میں انہوں نے نہیں Approve کیا، وہ ان شاء اللہ ہم اسی سال Approve کرائیں گے۔ جناب سپیکر، دیر موٹر وے بھی ایڈوانس سٹیج پہ ہے اور جناب سپیکر، خیبر پختونخوا اکنامک کوریڈور جس کیلئے ہم لڑے تھے، جو پاکستان کے موٹر وے نیٹ ورک کو طورخم تک پہنچائے گا، اس کو بھی ہم ذاتی انٹرسٹ لے کر Supervise کریں گے تاکہ ان شاءاللہ یہ موٹر وے بھی بن جائے اور چشمہ رائیٹ بنک لیفٹ کینال کے ساتھ اس دن بھی ان کے جو سارے دوست تھے، وفاقی حکومت میں وہ کہہ رہے تھے، اس کے پیسے کہاں سے آئیں گے؟ ہم نے کہا کہ ہم ان شاءاللہ Wheeling سے دیں گے اور ان شاءاللہ ہم درابن اکنامک زون Create کرکے وہاں پہ وہ Economy بنائیں گے تاکہ وہ اس کو فنانس کر سکیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں نے کہا کہ خیبر پختونخوا ابھی ایک Investment destination بنا، ہم جب دبئی گئے دبئی ایکسپو کیلئے، تو چاروں صوبوں میں سب سے زیادہ Investment خیبر پختونخوا لایا، آٹھ ارب ڈالر کے MoUs sign کئے اور چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ MoU نہیں رہنا چاہیئے، تو Already پچھلے ہفتے اس میں سے ایک ارب روپے کے دو فلیگ شپ

پراجیکٹس پاکستان میں پہلے Green Hydrogen Plant اور ہری پور میں ایک سمارٹ سٹی جو اسلام آباد کی Extension بن جائے گی، ایک ارب ڈالر کے MoUs سے LoIs (Letter of Intent) میں تبدیل ہو گئے ہیں اور انشاءاللہ اس کو بھی ہم Facilitate کریں گے اور جناب سپیکر، میں نے Last year وعدہ کیا تھا کہ بینک آف خیبر دس ارب روپے کے قرضے کا پروگرام Initiate کرے گا جناب سپیکر، بینک آف خیبر نے پچیس (25) ارب روپے کے قرضے عام سٹیزن کیلئے، غریبوں کیلئے قبائلی اضلاع کی Youth کیلئے اور چھوٹے صنعتکاروں کیلئے ان کے پروگرام شروع کر دیئے ہیں۔

آخر میں دو اہم نکات جناب سپیکر، میں ہر سال نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات کرتا ہوں، ان چار سالوں میں ہم نے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے مسئلے پر عمران خان کی حکومت میں بہت پیش رفت کر لی، ہمیں ماہانہ پیسے مل رہے تھے۔ سی سی آئی میں چیف منسٹر صاحب نے ان کی Insistence پہ ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن کو ٹاسک دیا گیا کہ اے جی این قاضی فارمولے کی Implementation پہ رپورٹ لکھیں، وہ فائنل ہو گئی۔ جناب سپیکر، پچھلے سال جو بقایاجات تھے، 30 جون کو شوکت ترین صاحب سے ایک دن پہ پچیس (25) ارب روپے وصول کئے اور اس سال بھی اکیس (21) ارب روپے وصول کئے اور شوکت ترین صاحب نے کمٹمنٹ کی تھی کہ جون تک جو Pending arrears ہیں اور Indexation کے مسئلے ہیں، ان کو حل کریں گے لیکن افسوس سے جناب سپیکر، جب سے امپورٹڈ حکومت آئی ہے، ہمیں NHP کا ایک پیسہ نہیں ملا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، یہ چھوٹا مسئلہ ہے، یہ چھوٹا مسئلہ ہے، میں بات کرنا چاہتا ہوں قبائلی اضلاع پہ، یہ ابھی اٹھیں گے، ان کو اٹھنا چاہیئے قبائلی اضلاع کیلئے۔۔۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Order in the House.

(شور)

وزیر خزانہ: کیونکہ قبائلی اضلاع کا بجٹ جو تین سال میں چالیس (40) ارب روپے سے عمران خان صاحب نے ایک سو تیس (130) ارب روپے تک بڑھایا، اس امپورٹڈ حکومت نے آکر اور میں نے بار بار ان لوگوں کو کہا کہ آواز اٹھائیں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Order in the House.

وزیر خزانہ: آج تک ایک بندے نے آواز نہیں اٹھائی، ایک بندے نے آواز نہیں اٹھائی، (تالیاں) نہ اے این پی نے اٹھائی ہے نہ مسلم لیگ نے اٹھائی ہے، (تالیاں) نہ پیپلز پارٹی نے اٹھائی ہے، ایک بندے نے نہیں اٹھائی جناب سپیکر، ایک سو تیس (130) ارب روپے کا بجٹ کم کرکے ایک سو دس (110) ارب روپے کر دیا ہے، ترقیاتی بجٹ (شور) بھی کم کیا ہے، وفاقی بجٹ جو کرنٹ بجٹ ہے وہ ساٹھ (60) ارب روپے پہ رکھا ہے اور Refugees کیلئے ٹی ڈی پیز کیلئے ایک پیسہ نہیں رکھا، (شور) ایک پیسہ نہیں رکھا، شرم آنی چاہیئے ان کیلئے-----

Mr. Deputy Speaker: Order in the House, order in the House, order in the House.

(شور)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، آپ کی اجازت سے میں یہی بات پشتو میں بھی کہنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے قبائلی اضلاع کے دوست بھی یہ سمجھ جائیں-----

Mr. Deputy Speaker: Order in the House-----

وزیر خزانہ: د قبائلی اضلاع بجټ چې عمران صاحب وزیر اعظم وو، څلویښت اربه روپو نه یو سل او دیرش ارب روپو اضافه مو پکښې کړې وه، چې کله نه دا امپورټډ حکومت راغلے دے، یو خو ئے مونږ ته ترقیاتی بجټ ریلیز نه کړو، ما ټول د اپوزیشن ملګرو ته اوویل چې تاسو مونږ سره آواز اوچت کړئ، یو هم اوچت نه کړو، مونږ ته ئے ټی ډی پیز له یو پیسه ریلیز نه کړه او دې کال ئے ایک سو اکتیس (131) ارب روپئی کم کړو اود ایک سو دس (110) ارب روپو کړو او سپیکر صاحب، زه تاسو ته دا هم وایم چې چیف منسټر صاحب زه لیږلے ووم چې چونکه دا ضروری مسئله ده، دا ته امپورټډ فنانس منسټر سره هم ډسکس کړه ، وعده اوکړه چې دا به مونږه حل کړو، په دې چې ما ورته وئیل چې دا ساټھ ارب روپو کښې خو تنخواه ګانې هم نه پورا کیږی، مونږه خو کسان ریګولرائزډ کړی دی، قبائلی اضلاع خلقو سره وعده کړې ده، اسی (80) ارب روپئی خو د دې کال خرچه راځی، که مونږه یو کس هم بهرتی نه کړو، ساټھ ارب روپئی به تاسو څنګه راکوئ؟ سپیکر صاحب، هغوی ما ته خو اؤ اووئیل، بیا چې کابینې Sanction اوشو، ما ته دننه نه پته اولیګدله چې هم د دوئ د جے یو آئی والا چې

کوم مولانا صاحب ناست دے او محسن داوړ صاحب، چې هغوی مخالفت اوکړو چې دوئ ته قبائلي اضلاع ته پیسې مه ورکوئ، دا خبره په ریکارډ راتلل پکار دی۔ (تالیاں اور شیم شیم) دا خبره په ریکارډ راتلل پکار دی او بلاول به هر ورځ وئیل چې قبائلي اضلاع کومې پیسې ملاویږی، څه شو هغه په کیبینټ کښې ناست دی، څه شو دا ټول ملګری، پکار دے د دوئ حکومت دے، لاړ شی، هلته نه دې پیسې راوړی-----

Mr. Deputy Speaker: Order in the House. Ji.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، ہمارا اس لئے آخر میں مطالبہ ہے---

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Order in the House.

وزیر خزانہ: کہ یہ سارے ہمارے دوست بیٹھے ہیں، یہ ابھی جا کر وہ Three percent لائیں، ہم سے تو جو ہو سکتا تھا ہم نے کیا، مشکل حالات میں کیا اور مجھے فخر ہے ابھی، حالانکہ ہمارے اپنی حکومت سے بھی گلے تھے، انہوں نے کبھی بجٹ کم نہیں کیا، انہوں نے ہر سال زیادہ کیا، امپورٹڈ حکومت آگئی ہے، ابھی نہ جو ہے وہ کسی کو پشتونولی یاد ہے، نہ کسی کو جو ہے وہ اپنے قبائلی اضلاع کا اسلام یاد ہے، سب چپ بیٹھے ہیں، سب وہ چپ بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر، میں سارے ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، میں میڈیا سے معذرت چاہتا ہوں کہ جو پرنٹنگ میں تاخیر ہوئی، امید ہے کہ آپ کو ڈاکیومنٹس مل گئی ہونگی، ان شاءاللہ آپ کو ایکسٹرا جو ہے وہ Explain کریں گے۔ ان میں ضروری ہے کہ تھوڑا سا، جن لوگوں نے بجٹ پہ کام کیا، ان کو Recognize کرنا ضروری ہے۔ چیف منسٹر صاحب، ان کا آفس جو ہے وہ اے ڈی پی کی ڈیویلپمنٹ کو خود Lead کرتے ہیں، سارے مشکل فیصلوں میں وہ خود ہمیں ٹائم دیتے ہیں، چیف منسٹر صاحب کا سب سے پہلے بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر، سیکرٹری فنانس اکرام اللہ ہماری فنانس کی جو ٹیم ہے، اسپیشل سیکرٹری فنانس، دونوں سفیر احمد صاحب جو ایک Visiting expert بنے ہیں، ہمارے نئے اسپیشل سیکرٹری فنانس عدیل شاہ صاحب، ہمارے ڈپٹی سیکرٹری نعمان صاحب جو ایک زبردست ورکر ہیں، ہماری پی اینڈ ڈی کی ٹیم، سید شہاب علی شاہ اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی اور جو بھی پی اینڈ ڈی کی ٹیم ان کے ساتھ کام کرتی ہے، مجھے فخر ہے کہ وہ چیف منسٹر صاحب کو اور ان کی ٹیم کو Help کرتے ہیں، پورے پاکستان کا بہترین اور سب سے

Innovative project بنانے میں، ان سب کا اور جن لوگوں نے راتیں لگائیں، ان سب کا بہت بہت شکریہ۔ آپ سب کا سننے کے لئے بہت بہت شکریہ، پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: The annual, the annual budget for the year 2022-23 stands presented.

خیبر پختونخوا فنانس بل 2022 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No.7, honourable Minister for Finance, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2022-23.

جی فنانس منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب، آپ Introduce کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Introduce کریں جی۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں جی، تیمور، جو آپ نے بل پیش کیا وہ Introduce کریں پہلے، بل Introduce کریں آپ، ضمنی بجٹ سے پہلے آپ Introduce کریں، آپ اس۔۔۔۔

وزیر خزانہ: فنانس بل Introduce کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فنانس بل Introduce کریں۔

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 22-2021 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, honourable Finance Minister, to please present before the House, the supplementary budget for the year 2021-22.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کے لئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے، تاہم بعد میں باضابطہ طور پر اس

کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔ جناب سپیکر، مندرجہ بالا آرٹیکل کی روشنی میں میں مالی سال 2021-22 کا دو سو چونتیس (234) ارب روپے کا ضمنی بجٹ پیش کرتا ہوں۔

اخراجات جاریہ: مالی سال 2021-22 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ سات سو سینتالیس اعشاریہ تین (747.3) ارب روپے لگایا گیا تھا جس میں ناوے (99) ارب روپے نئے ضم شدہ اضلاع کے لئے تھے۔ نظرثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم آٹھ سو چورانوے اعشاریہ نو (894.9) ارب روپے ہو گئی ہے، اس طرح مجموعی نظرثانی شدہ تخمینہ جاریہ میزانیہ کے تخمینہ سے ایک سو چھیالیس اعشاریہ آٹھ چھ (146.86) ارب روپے زیادہ ہے۔ بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ تخمینہ سے زائد خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کے لئے رقوم مختص کی گئیں جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم ایک سو ستر (170) ارب روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔

اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے: صوبائی اسمبلی آٹھ اعشاریہ نو تین (8.93) کروڑ، محکمہ انتظامیہ چون اعشاریہ پانچ پانچ (54.55) کروڑ، محکمہ جیل خانہ جات اکیاون اعشاریہ نو تین (51.93) کروڑ، پولیس چار اعشاریہ ایک پانچ (4.15) ارب، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس ایک اعشاریہ تین پانچ (1.35) ارب روپے، محکمہ شاہرات و عمارات تین اعشاریہ صفر پانچ (3.05) ارب روپے، محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایک اعشاریہ چار نو (1.49) ارب روپے، محکمہ زراعت ایک اعشاریہ ایک چار (1.14) ارب روپے، محکمہ افزائش حیوانات ستائیس اعشاریہ نو نو (27.99) کروڑ روپے، محکمہ جنگلات و ماحولیات انچاس اعشاریہ پانچ دو (49.52) کروڑ روپے، محکمہ جنگلی حیات چھتیس اعشاریہ دو دو (36.22) کروڑ روپے، محکمہ آبپاشی اکیاون اعشاریہ سات سات (51.77) کروڑ روپے، محکمہ صنعت ایک اعشاریہ صفر سات (1.07) ارب روپے، محکمہ معدنیاتی ترقی سولہ اعشاریہ نو دو (16.92) کروڑ روپے، محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری تین اعشاریہ آٹھ دو (3.82) کروڑ روپے، گرانٹ ٹو لوکل کونسل چار اعشاریہ دو دو (4.22) ارب روپے، ڈسٹرکٹ سیلری اکتیس ارب روپے، محکمہ بین الصوبائی رابطہ ایک اعشاریہ صفر تین (1.03) کروڑ روپے، محکمہ ٹرانسپورٹ ایک اعشاریہ دو دو (1.22) ارب روپے، Proportionality for Food Support

Program پانچ اعشاریہ چار(5.40)ارب روپے، قرضہ جات وزر پیشگی بیاسی اعشاریہ صفر چھ(82.06) کروڑ روپے، وفاقی قرضہ جات ایک سو تیس اعشاریہ دو(130.20)ارب روپے اور جناب سپیکر، میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ Actually قرضہ جات نہیں ہیں، اس کو انگریزی میں کہتے ہیں Ways and means advances جب ہمارا بیلنس زیرو کے نیچے آتا ہے تو وہ Temporary طور پہ یہ ایک Accounting entry ہوتی ہے اور جس دن واپس جاتا ہے تو وہ واپس ہوتی ہے، Actually یہ قرضہ زیرو ہے۔ جناب سپیکر، متفرق چودہ ہزار نوے(14,090)روپے، کل میزان ایک سو ستر اعشاریہ دو چھ(170.26)ارب روپے۔ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں:

صوبائی اسمبلی کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، الاؤنسز، اعزازیہ، بجلی کے بلوں اور پی اوایل کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر آٹھ اعشاریہ نو تین (8.93) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ انتظامیہ کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، ایگزیکٹیو الاؤنس، ہاؤس رینٹ، لیوانکیشمنٹ، پی اوایل، بجلی کے بلز اور گاڑیوں کی خریداری کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر چون اعشاریہ پانچ پانچ(54.55) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ جیلخانہ جات میں نئی آسامیوں کی تخلیق، بجلی، پی اوایل، لیوانکیشمنٹ، وردی، گاڑیوں اور سی سی ٹی وی کیمروں کی خریداری کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر اکیاون اعشریہ نو تین(51.93) کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ پولیس میں نئی آسامیوں کی تخلیق اور مختلف اشیائے ضروریہ کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر چار اعشاریہ ایک پانچ (4.15)ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس میں نئی آسامیوں کی تخلیق، ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، اسپیشل الاؤنس، دیر اپر اور لوئر کوہستان میں جوڈیشل کمپلیکس کے لئے حصول اراضی پشاور ہائی کورٹ اور ضلعی عدلیہ کے لئے آئی ٹی آلات کی خریداری، پی اوایل، گاڑیوں کی مرمت، نئی گاڑیوں کی خریداری، پشاور ہائی کورٹ اور ضلعی عدلیہ کی عمارات کی مرمت، مختلف بارز کو گرانٹ ان ایڈ اور

لیوانکیشمنٹ کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر ایک اعشاریہ تین پانچ (1.35) ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ شاہرات و عمارات میں مجموعی طور پر تین اعشاریہ صفر پانچ (3.05) ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، اس میں ایک ارب اٹھائیس کروڑ روپے ہزارہ ڈویژن کی سڑکوں اور صوبائی بلڈنگز کی مرمت کے لئے اضافی فنڈز کی صورت میں دی گئی۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں تین نئے دفتروں کے قیام کے لئے Physical Assets کی خریداری، روز مرہ دفتری اخراجات، پی او ایل اور فوت شدہ ملازمین کے ورثاء کی مالی معاونت کی مد میں مجموعی طور پر ایک ارب 49 کروڑ تین ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ زراعت میں مجموعی طور پر ایک اعشاریہ ایک چار (1.14) ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ افزائش حیوانات میں حیوانات کے لئے ویکسین کی خریداری کی مد میں ستائیس اعشاریہ نو نو (27.99) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ جنگلات اور ماحولیات میں دو ہزار چار سو ساٹھ (2460) نئی آسامیوں کی تخلیق، ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ ماحولیاتی رپورٹ کی اشاعت کی مد میں فنڈز کی فراہمی کے غرض سے مجموعی طور پر انسٹھ اعشاریہ پانچ دو (59.52) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ جنگلی حیات کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، اسپیشل الاؤنس نئی آسامیوں کی تخلیق، کانجو چڑیا گھر کے لئے حصول اراضی، جانوروں اور پرندوں کی خوراک اور ادویات کی مد میں فنڈز کی فراہمی کے غرض سے مجموعی طور پر چھتیس اعشاریہ دو تین (36.23) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ آبپاشی میں سالانہ تنخواہوں میں اضافہ اسپیشل الاؤنس گاڑیوں کی خریداری، بجلی کے بل، فوت شدہ ملازمین کے ورثاء کی مالی معاونت، لیوانکیشمنٹ اور پی او ایل اور ٹی اے کی مد میں فنڈز کی فراہمی کے غرض سے مجموعی طور پر اکیاون اعشاریہ سات سات (51.77) کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Order in the House----

وزیر خزانہ: محکمہ صنعت میں ترپن اعشاریہ چار چار(53.44) کروڑ روپے RAASTکی تجدید کے لئے بطور سبسڈی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House تمام ایم پی ایز اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ: پانچ کروڑ روپے برائے KP-BOITاور دو اعشاریہ پانچ(2.50) کروڑ رشکئی اسپیشل اکنامک زون، انچاس اعشاریہ چار(49.40) کروڑ روپے دوبئی ایکسپو کے لئے فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر ایک اعشاریہ صفر آٹھ(1.08)ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبرز اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں، .Order in the House

وزیر خزانہ: محکمہ معدنیاتی ترقی میں ایک سو اسی (180) نئی آسامیوں کی تخلیق، ملازمین کے سالانہ انکریمنٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہٰی صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں، فضل الہٰی، فضل الہٰی صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں۔

وزیر خزانہ: الاؤنسز، اعزازیہ اور گاڑیوں کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر سولہ اعشاریہ نو دو(16.92) کروڑ روپے اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ میں مختلف محکموں کے لئے فائلوں اور فارمز کی اشاعت کی غرض سے خام مال کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر تین اعشاریہ آٹھ دو(3.82) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ گرانٹ ٹو لوکل کونسل میں ایک اعشاریہ پانچ نو(1.59) ارب روپے سے اکیاون (51) عدد تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن، ٹی ایم ایز باسٹھ اعشاریہ سات آٹھ (62.78) کروڑ روپے، خاکروب کی مزدوری کے لئے فنڈز کی فراہمی کے غرض سے اضافی رقم جاری کی گئی۔اس کے لئے علاوہ دو ارب روپے Lump Sum کی مد میں رکھے گئے۔ڈسٹرکٹ سیلری کی مد میں تنخواہوں میں اضافہ DRAالاؤنس اور نئی بھرتیوں کے لئے مجموعی طور پر تیرہ ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

محکمہ بین الصوبائی رابطہ IPC, Inter Provincial Coordination کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، لیوانکیشمنٹ، پی او ایل کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر

ایک اعشاریہ صفر دو (1.02) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، نئی گاڑیوں کی خریداری اور ٹرانس پشاور کے لئے مجموعی طور پر ایک ارب اکیس اعشاریہ چھ سات (21.67) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ Loans & Advances کی مد میں مجموعی طور پر بیاسی اعشاریہ صفر چھ (82.06) کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ وفاقی قرضہ جات کی مد میں مجموعی طور پر ایک سو تیس اعشاریہ دو (130.20) ارب روپے کی اضافی رقم Sanction ہوئی جو کہ میں نے Explain کیا کہ Ways and means advances ہیں Actually قرضہ نہیں ہے۔ متفرق اخراجات کی مد میں چودہ ہزار نو سو (14,900) روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ جناب سپیکر، میں نے جو تفصیلات پیش کیں، ان کی روشنی میں میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخرجات کرنا پڑے جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

ترقیاتی اخراجات: اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ مالی سال 22-2021 کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ بشمول نئے ضم شدہ اضلاع تین سو اکہتر اعشاریہ صفر سات (371.07) ارب روپے کا تھا جو نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں چار سو بیس اعشاریہ نو ایک (420.91) ارب ہو گیا ہے۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں انچاس اعشاریہ آٹھ تین (49.83) ارب روپے کا اضافہ ہوا، تاہم چونسٹھ اعشاریہ سات دو (64.72) ارب روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کے لئے ہمارے بجٹ سے ماسوائے تیس اعشاریہ نو چار (30.94) ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House تمام ممبرز اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ: جو کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے اضافی رقوم فراہم کیں جن کی تفصیلات میں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

وفاقی حکومت سے PSDP سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم تیس اعشاریہ نو چار (30.94) ارب روپے، صوبائی سکیموں کی تکمیل ان پر کام کی رفتار تیز کرنے کے لئے اضافی رقم تینتیس اعشاریہ سات سات (33.77) ارب روپے، کل میزان چونسٹھ اعشاریہ سات دو (64.72) ارب روپے۔

جناب سپیکر، آخر میں میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

اخراجات جاریہ ایک سو ستر اعشاریہ دو چھ (170.26) ارب روپے، ترقیاتی اخراجات چونسٹھ اعشاریہ سات دو(64.72) ارب روپے، متفرق اخراجات جاریہ و ترقیاتی اخراجات چودہ ہزار نو سو(14,900) روپے، کل میزان دو سو چونتیس اعشاریہ نو آٹھ(234.98)ارب روپے۔

میری گزارشات تحمل سے سننے کے لئے آپ اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پاکستان زندہ باد۔

Mr. Deputy Speaker: Supplementary Budget for the year 2021-22 stands presented.

تمام آنریبل ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ ابھی گروپ فوٹو ہو گا توBack sideپہ جو مین گیٹ ہے، وہاں پہ جائیں لیکن جو آفیشلز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اپنی سیٹوں پہ جائیں، صرف ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ گروپ فوٹو کے لئےBack sideپہ جائیں، گروپ فوٹو کے لئے تمام ایم پی ایز صاحبان گروپ فوٹو کے لئے جائیں۔

The sitting is adjourned till 2:00 pm, afternoon, Thursday, 16 June, 2022.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 16 جون 2022 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)